بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۴ | جمعرات ۱۰ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ، ۷ صلح ۱۳۶۱ ہش، ۷ جنوری ۱۹۸۲ء | نمبر ۵

ایل آر ۵۲۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پندرہویں صدی ہجری کے پہلے سال نازل ہونیوالے خدائی افضال کا ذکر

سپین میں ۷۴۵ سال کے بعد سب سے پہلی مسجد مکمل ہو گئی، جاپان اور کینیڈا میں مشنوں کی خرید

آنیوالے وقت میں دنیا کی قیادت اہلِ افریقہ کے ہاتھ میں ہونے کی پیش خبری

قبول حق کے نتیجہ میں اہل افریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے بن جاتے ہیں!

جماعتِ احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز دوسرے اجلاس سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

قسط نمبر — ۳ —

ربوہ ۔ ۲۷ فتح / دسمبر ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے پندرہویں صدی ہجری کے پہلے سال جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے خاص افضال و انعامات کا ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا اس صدی کا جو پہلا سال گذرا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بے انتہا نشانات دکھائے ہیں جو بڑی عظمتوں اور برکتوں کے حامل ہیں حضور نے سب سے پہلے سپین میں بننے والی مسجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سپین میں ۷۴۵ سال کے بعد وہاں تعمیر کی جانے والی سب سے پہلی مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ اس کے میناروں کی شکل بھی بڑی خوبصورت ہے حضور نے فرمایا کہ قادیان میں جو مینارۃ ہے اس کے بارے میں حضور کا یہ تاثر ہے کہ اس مینار کی خوبصورتی تمام دوسرے میناروں سے بڑھ کر ہے۔ مسجد سپین میں جو مینار بنائے گئے ہیں ان میں قادیان کے مینارہ کا تناسب قائم رکھا گیا ہے اور مسجد کے آرکی ٹیکٹ صاحب نے جو کیتھولک عیسائی ہیں کوشش کر کے مینارہ قادیان کے اوپر کے حصے کی کامیاب نقل کی ہے۔

حضور نے جاپان میں اس سال قائم ہونے والے نئے مشن ہاؤس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرق کی طرف جاپان میں اس سال نیا مشن ہاؤس خرید لیا گیا۔ جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے خود رقم اکٹھی کی ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا جب مجھ سے پوچھا گیا کہ مکان مل رہا ہے خریدنے کی اجازت دی جائے تو میں نے پوچھا کہ اس کے لیے رقم کہاں سے آئے گی؟ اس پر تحریک جدید نے کہا کہ پیسے تین بیرونی ملکوں کی جماعتوں کے پاس موجود ہیں۔ اس طرح سے وہ مکان خرید لیا گیا۔

حضور نے اس سال نازل ہونے والے تیسرے اہم فضل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے علاوہ کینیڈا اور امریکہ میں بھی بہت وسعت حاصل ہوئی ہے۔ افریقہ کے بہت سے حصوں میں بھی ترقی ہوئی ہے۔ افریقہ میں احمدیت کی ترقی کے ضمن میں حضور نے غانا کے ایک مخلص احمدی دوست کا ذکر فرمایا جو جرمنی میں غانا کے سفیر ہیں اور جنہوں نے اس جلسہ سالانہ پر تقریر بھی کی ہے اور وہاں جماعتی ترقی کے حالات بتائے ہیں۔ افریقہ کے موضوع پر اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود کا یہ خیال تھا یا یہ پیشگوئی تھی، جو مرضی سمجھ لیں، کہ آنے والے زمانے میں دنیا کی لیڈر شپ ان افریقین اقوام کے ہاتھ میں ہو گی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ۱۹۷۰ء میں جب میں نے افریقہ کا دورہ کیا تو میں نے بھی یہی کہا کہ ہمارا اندازہ ہے کہ آنے والی زندگی میں دنیا کی قیادت آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہو گی۔ بشرطیکہ آپ کے ہاتھ میں احمدیت کا جھنڈا ہو پھر ساری نوع انسانی آپ کے ماتحت آجائیگی حضور نے فرمایا کہ احمدیت لوگوں کے ذہنوں

(باقی صفحہ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ، ۵ صلح / جنوری۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کھانسی میں فرق ہے۔ عام طبیعت اچھی ہے لیکن ابھی ضعف ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے خاص فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحتِ کامل و عاجل عطا کرے آپ کو ہر لمحہ و ہر آن اپنے فرشتوں کے لشکروں کی حفاظت میں رکھے اور روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے ہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے، آمین

ایک سابقہ اعلان میں عزیز قمر احمد کوثر متعلم بی اے کی علالت کا ذکر اور دعا کی درخواست شائع ہوئی تھی مخلصین جماعت نے اپنی دعاؤں اور تسکین بخش خطوط سے خاکسار کو نوازا۔ اللہ تعالیٰ سب کو حسناتِ دارین عطا فرمائے۔ عزیز موصوف کو ایک ہفتہ ہوا بخار سے بفضلِ خدا مخلصی ہو گئی ہے کمزوری باقی ہے۔ اہلیہ صاحبہ جن کو بلڈ پریشر کی شکایت تھی وہ بھی بفضلِ خدا پہلے سے بہتر ہیں۔ دونوں کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی مزید درخواست ہے

چوہدری نصیر احمد وکیل المال اول ربوہ)

ربوہ میں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

احباب کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حسب سابق امسال بھی جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پورے عقیدت و احترام کے ساتھ گولبازار کے میدان میں مورخہ ۹ جنوری بروز ہفتہ صبح ۹ بجے منعقد ہوگا (انشاء اللہ) تمام احباب اس جلسہ میں وقت پر تشریف لائیں۔

(صدر عمومی)

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تمام جماعت ہائے احمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ۱۲ ربیع الاول کو اس دن کے شایان شان "سیرت النبی" کے جلسے منعقد کریں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں اور رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

• ۱۰ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

• ۷ صلح ۱۳۶۱ ہش

ہستیٔ باری تعالیٰ کے دو مہتم بالشان ثبوت

(اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی ہستی کے دو مہتم بالشان ثبوت دیئے ہیں۔ ایک تو اُس نے تخلیقِ کائنات اُس کے محکم و ابلغ نظام اور کرۂ ارض پر زندگی کے قیام و دوام کے اہتمام و انصرام کا مختلف پیرایہ میں ذکر کر کے اُس سے اپنی ہستی پر استدلال کیا ہے۔ اور اس طرح انسانوں کو توجہ دلائی ہے کہ اگر وہ عقل سے کام لیں اور ان تمام امور پر غور کریں تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرنا چنداں مشکل نہیں۔ دوسرے اس نے انسانوں کو یہ باور کرایا ہے کہ اگر وہ اس کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کریں گے اور اُس کے جویاں ہوں گے تو وہ اُنہیں اپنی ہستی کا آپ ثبوت دے گا جس کے نتیجہ میں انہیں اُس کے موجود ہونے اور متصرف بالارادہ ہونے کے متعلق حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جائے گا اور اس بارہ میں کوئی شک شبہ یا دغدغہ باقی نہیں رہے گا۔

جہاں تک تخلیق کائنات اور اس کے محکم و ابلغ نظام سے ہستیٔ باری تعالیٰ کے استدلال کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش، سورج، چاند، ستاروں، سیاروں اور اپنے اپنے مدار میں ان کی گردش، ان میں کارفرما قوتوں اور ان میں پوشیدہ خاصیتوں اور اسی طرح پہاڑوں، دریاؤں، سمندروں اور ان کے فوائد قسم ہا قسم کے نباتات، جمادات، اسی طرح خود انسان کی تخلیق کے مختلف مرحلوں، اس کو عطا کی جانیوالی صلاحیتوں اور استعدادوں، نیز زمین میں پوشیدہ معدنیات اور سمندروں سے حاصل ہونے والی خوراک اور دیگر بیش بہا ذخائر، رات اور دن کے بدل بدل کر آنے، قسم ہا قسم کے جانوروں پرندوں، کیڑوں مکوڑوں کی پیدائش، افزائش نسل اور اس میں پوشیدہ حکمتوں کا تفصیل سے ذکر کر کے بتایا ہے کہ یہ سارا کارخانۂ عالم اور اس کا انتہائی پیچیدہ نظام اور کسی رخنہ کے بغیر اس کی کارفرمائی از خود کیسے ہو سکتی ہے۔ اس پر غور و فکر کرنے والوں کے لئے ہستی باری تعالیٰ کے لاتعداد نشان موجود ہیں اور جو لوگ بھی عقل سے صحیح طور پر کام لے کر ان چیزوں پر غور کرتے ہیں ان کی فطرت پکار اٹھتی ہے کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ یعنی اے ہمارے رب تُو نے اس عالم کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تُو بے مقصد کام کرنے سے پاک ہے۔ اسی لئے تخلیق عالم اور اس کے محکم و ابلغ نظام سے ہستیٔ باری تعالیٰ کے استدلال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے۔

"کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا — بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا — کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف — جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں — ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
کیا عجب تُو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص — کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں — کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا"

اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی منوانے کے لئے مظاہرِ قدرت سے استدلال پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ فرمایا ہے کہ جو لوگ مجھ سے ملنے کیلئے میرے بتائے ہوئے طریق کے مطابق مجاہدہ کرتے ہیں میں خود ان سے ہمکلام ہو کر اپنے موجود ہونے کا اُنہیں حتمی اور یقینی ثبوت دیتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کے اس حتمی اور یقینی ثبوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (یونس آیات ۶۳ تا ۶۵)

ترجمہ:- سنو! جو لوگ اللہ سے سچی محبت رکھنے والے ہیں ان پر نہ کوئی خوف (مستولی ہوتا) ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے اور تقویٰ کو (ہمیشہ) لازم حال رکھتے تھے ان کے لئے اس دنیا کی زندگی میں (بھی خدا کی طرف سے) بشارت (پانے کا انعام مقرر) ہے اور بعد والی (زندگی) میں بھی۔ اللہ کی (فرمودہ) باتوں میں (قطعاً) کوئی تبدیلی نہیں (ہو سکتی)، یہی (وہ کامیابی ہے جو بڑی) عظیم الشان کامیابی (کہلا سکتی) ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لا کر تقویٰ اختیار کرتے ہیں یعنی باریک در باریک رگِ گناہ سے بچتے ہیں اور سنوار سنوار کر نیکیاں بجا لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے سچی محبت رکھتے ہیں خدا تعالیٰ اُنہیں اسی دنیا میں رؤیا و صادقہ یا کشوف و الہام کے ذریعہ بشارتوں سے نوازتا ہے اور وہ بشارتیں پوری ہو کر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی غیر محدود قدرتوں کا ایسا زبردست ثبوت مہیا کرتی ہیں کہ پھر شیطان کا کوئی وار بھی ان پر نہیں چل سکتا اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں کبھی کسی شک یا وسوسہ میں مبتلا نہیں ہو سکتے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے اپنی وراء الوراء ہستی اور غیر محدود قدرتوں کے دو نہایت ہی مہتم بالشان ثبوت دیئے ہیں ایک مظاہر قدرت سے استدلال اور دوسرے حقیقی مومنوں کو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارتوں کا ملنا۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس ان دونوں مہتم بالشان ثبوتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسلام یہ سکھاتا ہے کہ کوئی چیز خود بخود نہیں۔ خواہ وہ ارواح ہوں یا اجسام سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ ہر چیز کا مبدأ فیض اور سرچشمہ وہی ہے۔ اس لحاظ سے اُس کے مصنوعات پر نظر کر کے ہم اس کو پہچان سکتے ہیں۔ پس یہ دلیل اگر کام دے سکتی ہے اور مفید ہو سکتی ہے تو مسلمانوں کے لئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنی ہی معرفت مسلمانوں کو نہیں دی بلکہ اپنی شناخت اور معرفت کے اور بہت سے نشانات ان کو دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور پھر فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یعنی جن لوگوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر انہوں نے استقامت دکھائی اور کوئی مشکل اور مصیبت انہیں اس اقرار سے پھرا نہیں سکی ان پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ یہ بڑا بھاری طریق ہے خدا کو پہچاننے کا۔ اس سے وہ یقین پیدا ہوتا ہے جو انسان کو نجات کا وارث بنا دیتا ہے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین پیدا ہو جاوے تو انسان کی زندگی میں ایک معجز نما تبدیلی ہوتی ہے۔ وہ گناہ آلود زندگی سے نکل آتا ہے اور پاکیزگی اور طہارت کا جامہ پہن لیتا ہے اور یہی نجات ہے جو اس کو گناہ سے بچا لیتی ہے۔ اس کے ثمرات اور برکات (خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور توکل) پیدا ہونے لگتے ہیں اور معجزات اور نشانات مشاہدہ کرائے جاتے ہیں ..... اسلام پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور رحم ہے کہ ایک سچا مسلمان یہاں تک ترقی کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کو مکالمہ مخاطبہ نصیب ہو جاتا ہے۔ مگر یہ سب کچھ تقویٰ سے نصیب ہوتا ہے"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۴۹، ۱۵۰)

باغِ عدن آباد کیا اور سُونا یہ گلزار کیا

سنہ اکیاسی ۸۱ء جاتے جاتے تُو نے کیسا وار کیا
صبر کا دامن تھام کے ہم نے درد کا دریا پار کیا
آنکھیں برسیں ساون بھادوں دِل دکھیارا ڈوب گیا
غم کا جھونکا ایسا آیا سب کو زار نزار کیا
ہمدم اور دَمساز رفیقہ میرے پیارے آقا کی
باغِ عدن آباد کیا اور سُونا یہ گلزار کیا
یاد رکھیں گی ساری بہنیں تجھ کو مشرق مغرب کی
جن کی خاطر تُو نے سفر بھی سات سمندر پار کیا
مسجد میں اسپین کی تُو نے اینٹ لگا کر برکت لی
اور خدا کے فضل نے اس کا اُونچا ہر مینار کیا
ناصرِ کو عمر عطا ہو صحت والی بابرکت
جس نے نفرت کی محفل میں اُلفت کا پرچار کیا
شاد رہیں آباد رہیں سب پیارے رہتی دنیا تک
تیرے کرم نے مولیٰ یہ گلشن بابرگ و بار کیا

(شاکرہ - اہلیہ شیخ لطیف الرحمان) دارالصدر شرقی - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1

بائیبل پر طائرانہ نظر!

مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب ـــــ امریکہ

نام :- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے اپنے مذہبی لٹریچر کو شروع شروع میں صحائف کا نام دیتے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنی بعثت کے وقت انہی صحائف کا حوالہ دیتے تھے۔ پہلی اور دوسری صدی عیسوی میں عیسائیوں کا مقدس لٹریچر صرف یہی صحائف تھے لیکن دوسری صدی عیسوی کے آخر میں عیسائیوں کی اس خواہش کی وجہ سے کہ ان کا "اپنا" بھی مذہبی لٹریچر ہو انگریزی لفظ TESTAMENT ٹیسٹے منٹ اپنایا گیا۔ یہ لفظ عبرانی اور یونانی دو لفظوں کا ترجمہ ہے۔ یونانی زبان کے لحاظ سے اس کو "وصیت" کہیں گے۔ اور عبرانی لفظ کے ترجمہ سے "عہد نامہ" اردو میں "عہد نامہ" کا لفظ مقبول ہے۔ چنانچہ عیسائیوں نے یہودیوں کے لٹریچر کو پرانا "عہد نامہ" اور اپنے لٹریچر کو "نیا عہد نامہ" کہا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ابھی تک موجودہ چار اناجیل اس "نیا عہد نامہ" کا حصہ نہیں بنی تھیں یہ "نیا عہد نامہ" محض "پرانا عہد نامہ" کی تشریح و توضیح پر مشتمل تھا۔

بہرحال پانچویں صدی عیسوی میں پرانے عہد نامہ اور نئے عہد نامہ کے لئے لفظ "بائیبل" وضع کیا گیا۔ بائیبل یونانی زبان سے لیا گیا ہے۔ جو اس لفظ کی جمع ہے جس کے معنی پیپرس ہیں۔ اس زمانے میں پیپرس کے اوراق کتابیں بنانے کے کام آتے تھے۔ بائیبل کے لفظی معنی "کتابیں" ہیں اور یہ جمع کا صیغہ ہے لیکن اتفاق اس بات پر کیا گیا کہ اسے صیغہ واحد مؤنث کے طور پر استعمال کیا جائے۔ چنانچہ اب بائیبل، یہودیوں اور عیسائیوں کی مذہبی کتاب ہے جس میں بہت سی کتابیں شامل ہیں۔

مسودات

یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ابھی چھاپہ خانہ ایجاد نہیں ہوا تھا اور نہ ہی زیروایکس (فوٹو سٹیٹ) یا فوٹو کاپی کا رواج تھا اور یہی حالت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تھی۔ چنانچہ اس دور میں جتنی کتابیں تھیں وہ ہاتھ سے لکھی جاتی تھیں اور مسودات کی شکل میں تھیں۔ اگر ایک کتاب کے دو یا زائد نسخے ہوتے تو بہت ممکن ہے دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہوں چونکہ ایک مسودے سے دوسرا مسودہ نقل کیا جاتا اس طرح ارادتاً یا سہواً مسودہ نقل کرنے والے بعض اوقات کوئی الفاظ۔ عبارت۔ زائد یا حذف کر دیتے۔ کسی جگہ اپنی طرف سے تشریح کر دیتے اور حاشیہ میں اس کا ذکر کرتے لیکن دوسرا مسودہ نقل کرنے والا اس تشریح کو متن کا حصہ خیال کرتے ہوئے اسے متن میں شامل کر دیتا۔ اس طرح عین ممکن ہے کہ تورات کا کوئی اصلی نسخہ بھی لکھا گیا ہو۔ مگر مرورِ زمانہ کے ہاتھوں اس کا نشان بھی باقی نہ رہا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اصل تورات لکھی گئی ہو لیکن یروشلم کے نذرِ آتش ہوتے وقت ضائع ہو گئی ہو۔ واللہ اعلم۔

شروع شروع میں پرانا عہد نامہ کے تمام مسودات عبرانی زبان میں تھے اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ وادی قمران کے صحائف کے منظر عام پر آنے سے بیشتر سب سے قدیمی عبرانی پرانے عہد نامے کا مسودہ نویں صدی عیسوی کا تھا اس سے پیشتر کے تمام مسودات ضائع ہو چکے تھے۔ لیکن وادی قمران کی کھدائی سے سب سے قدیمی عبرانی پرانا عہد نامہ ۲۵۰ ق م کا ہے اور سب سے قدیمی ہاتھ سے لکھی ہوئی بائیبل جو یونانی زبان میں ہے وہ ۳۵۰ سن عیسوی کی ہے اور ویٹیکن میوزیم میں رکھی ہے۔

پرانا عہد نامہ زیادہ تر کھال پر لکھا گیا اگرچہ ۲۵۰ ق م کا نسخہ پیپرس پر ہے اور نیا عہد نامہ کے وقت تو پیپرس کا باضابطہ رواج ہو چکا تھا اور قلم کے ساتھ ان کاغذوں پر لکھا جاتا۔ ٹائیٹل آخر میں لکھتے پھر اسے گول کر کے سلنڈر میں اس طرح ڈالتے کہ جب کوئی سلنڈر سے مسودہ نکالتا تو سب سے پہلے ٹائیٹل پر ہی نظر پڑتی۔

چھاپہ خانہ پندرہویں صدی عیسوی میں ایجاد ہوا۔ عبارت میں "واولز" یعنی حروف علت کا استعمال چھٹی صدی عیسوی سے شروع ہوا۔ اور سولہویں صدی عیسوی میں ایسی بائیبل سامنے آئی جس کو آیات یا عبارات میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اس لئے پرانا عہد نامہ کے مسودات واولز۔ حروف علت، اعراب، آیات، نقاط کے نشانات سے عاری ہیں۔ اس طرح سے اس بات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ نقل کرتے وقت یا ترجمہ کرتے وقت اصل عبارت پر کیا گزرتی ہو گی چونکہ نقل کرنے والے جہاں چاہتے عبارت کا اختتام کر سکتے تھے۔

مزید برآں یہودیوں کے ہاں اس زمانے میں کوئی لغت نامہ یا ڈکشنری نہیں تھی جس سے کسی لفظ کے صحیح مطلب یا درست معنی کا پتہ چل جاتا۔ اس زمانے میں عبرانی زبان کی ڈکشنری نہ ہونے کی وجہ سے ایک بہت بڑی غلطی کی مثال ملاحظہ ہو۔ مائیکل اینجلو MICHEL ANGELO (۱۴۷۵ — ۱۵۱۷ CE) نے جو ایک مشہور و معروف مجسمہ ساز اور آرٹسٹ تھا اس نے حضرت موسیٰ کا ایک یادگار مجسمہ تیار کیا جو ۱۵۱۳ عیسوی میں تیار ہوا اور سینٹ پیٹر چرچ روم میں محفوظ ہے۔ اس مجسمے کی تصاویر مغربی لٹریچر میں بکھری پڑی ہیں۔ اس مجسمے کی خصوصیت یہ ہے کہ مجسمہ ساز نے مجسمہ کے سر پر دائیں بائیں دو سینگ دکھائے ہیں اس کی وجہ عبرانی ڈکشنری نہ ہونے کی وجہ سے ایک لفظ کا غلط ترجمہ ہے۔ عبرانی زبان میں حضرت موسیٰ کے حلیہ کے بارے میں ایک جگہ ایک لفظ کے دو معنی ہو سکتے تھے۔ ایک معنی "سینگ" کے ہو سکتے تھے جو مجسمہ ساز نے سمجھے اور حضرت موسیٰ کے سر پر سینگ دکھائے دوسرے حقیقی اور اصل معنے جسے ڈکشنری بیان کر سکتی تھی۔ وہ نور کی شعاعیں ہو سکتے تھے۔ لیکن مجسمہ ساز نے ڈکشنری کی عدم موجودگی کی وجہ سے پہلے معنی کر کے مجسمہ میں سینگ لگا دیئے اور حقیقی اور روحانی معانی سے مجسمہ کو عاری کر دیا۔

جس طرح پرانا عہد نامہ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کے صحائف) کے اکثر مصنفین کا پتہ نہیں چلتا اسی طرح نیا عہد نامہ کے اکثر مصنفین کا بھی کچھ پتہ نہیں کہ حتمی طور پر کس کتاب کا مصنف کون ہے۔ شروع دو صدیوں میں عیسائیوں اور یہودیوں کا مذہبی لٹریچر مشترکہ تھا۔ لیکن دوسری صدی عیسوی میں حواریوں کی یادداشتوں پر مشتمل بعض مسودات سامنے آئے جو زبانی روایات کے حوالے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تحریر کئے گئے تھے۔ اور ان یادداشتوں یا دوسری ایسی ہی کتابوں میں جتنی بھی باتیں تھیں۔ وہ آج کے مجموعہ یعنی نیا عہد نامہ میں شامل نہیں کی گئیں۔ نہ ہی پرانا عہد نامہ یا نیا عہد نامہ کے بارے میں ابتدا میں کوئی ایسا عقیدہ موجود تھا کہ یہ کتب الہامی ہیں۔ بلکہ یہ عقیدہ بھی بعد میں وضع کیا گیا۔

اگرچہ پرانا عہد نامہ یا موجودہ زبان میں یہودیوں کی بائیبل میں تورات کے علاوہ دو مزید حصے شامل سمجھے گئے جو بعد میں لکھے جاتے رہے لیکن یہودیوں کے ایک فرقہ یعنی سمیدین یہودیوں نے اپنی بائیبل کو صرف تورات تک محدود رکھا۔ اور اس میں مزید کوئی اضافہ نہیں کیا لیکن دوسری شاخ نے کم از کم ۷۰ سن عیسوی تک اپنے لٹریچر کو وسیع کیا لیکن بالآخر دوسری صدی عیسوی میں یہودی علماء کے فیصلہ سے پرانا عہد نامہ کو مکمل قرار دیا گیا۔ اور اس میں مزید اضافہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔

اسی زمانے میں عیسائیوں کی اپنی تحریریں بھی سامنے آنی شروع ہوئیں۔ لیکن رومن کیتھولک فرقہ نے پراٹسٹنٹ فرقہ کی اور پراٹسٹنٹ فرقہ نے رومن کیتھولک فرقہ کی تحریروں کو تسلیم نہیں کیا۔ نیا عہد نامہ دوسری صدی کے آخر تک معرضِ وجود میں نہیں آیا تھا۔ اور موجودہ شکل میں بائیبل چوتھی صدی عیسوی سے پہلے معرض وجود میں نہیں آئی لیکن رومن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ کی بحث جاری رہی کہ کون سی کتابیں نیا عہد نامہ میں شامل سمجھی جائیں اور کون سی خارج۔ بالآخر ایک لحاظ سے رومن کیتھولک نے الگ فیصلہ اور پراٹسٹنٹ نے الگ فیصلہ کیا اور آج دونوں فرقوں نے اپنی اپنی جگہ آج سے قریب قریب ساڑھے تین سو سال سے چار سو سال پہلے اپنے اپنے لٹریچر کو مکمل قرار دے دیا اور اس میں مزید اضافہ ممنوع قرار دے دیا۔ چنانچہ آج سے صرف تین سو۔ چار سو سال پیشتر خدائی فیصلہ سے نہیں بلکہ انسانی فیصلہ سے بائیبل کی تکمیل ہوئی۔

اس امر کو خود عیسائی علماء بھی تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود کوئی کتاب تصنیف نہیں فرمائی اور نہ ہی کسی ایسی روایت یا واقعہ کا پتہ چلتا ہے کہ کلام الٰہی نازل ہو رہا ہو

انجیل پر عمل۔؟

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"..... انجیل معطل پڑی ہے اور قرآن شریف پر عمل ہو رہا ہے۔ ایک مفلس اور نادار بڑھیا بھی جس کے پاس ایک جَو کی روٹی کا ٹکڑا ہے اس ٹکڑے میں سے ایک حصہ دیکر مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ میں داخل ہو سکتی ہے لیکن انجیل کی طمانچہ کھا کر گال پھیرنے کی تعلیم میں مقدس سے مقدس پادری بھی شامل نہیں ہو سکتا ع

بہ بیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۳۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اسے محفوظ کرنے کا کوئی مناسب طریقہ اختیار کیا گیا ہو۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے یہودی گھرانے میں آنکھیں کھولیں ایک زمانے تک عیسائیوں کا اپنا کوئی الگ لٹریچر نہیں تھا۔ بلکہ پرانا عہد نامہ یا صحائف ہی ان کے لئے مقدس تھے۔ اور حضرت عیسٰی بھی انہی صحائف کے حوالے سے ہدایات جاری فرماتے رہے اس علاقے میں اس وقت آرامی زبان کا رواج تھا اگر نیا عہد نامہ اس زمانے میں تصنیف ہوتا تو اسی زبان میں تصنیف ہوتا جو عام لوگوں کی زبان تھی اور اگر ان اصحاب نے یہ کتابیں تحریر کی ہوتیں جو آج ان سے منسوب ہیں تو وہ بھی عبرانی۔ آرامی زبان میں تصنیف ہوتیں۔ چونکہ حضرت عیسٰی کے ارد گرد اس زمانے میں وہی زبان تھی۔ لیکن جو نیا عہد نامہ اس وقت موجود ہے اس کے متعلق قطعی وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ عبرانی یا آرامی میں نہیں بلکہ یونانی زبان میں لکھا گیا جو کہ حضرت عیسٰی اور ان کے حواریوں کی زبان نہیں تھی اس لئے یہ بات قطعی ہے کہ آج کا نیا عہد نامہ حضرت عیسٰی یا ان کے حواریوں کے زمانے کا نہیں بلکہ بعد کی تصنیف ہے۔

پھر موجودہ چار اناجیل کے انگریزی ٹائیٹل سے پتہ چلتا ہے کہ یہ واقعی ان بزرگوں کی ذاتی تصانیف نہیں کیونکہ ان میں "متی کی انجیل" کی بجائے "متی کے مطابق" یا "بقول" اور "لوقا" کے مطابق یا بقول، جیسے عنوانات ہیں۔ اردو میں جو بائیبل شائع ہوئی ہے اس میں سے "کے مطابق" یا "بقول" کے الفاظ حذف کر دیئے گئے ہیں جس سے اردو زبان میں بائیبل پڑھنے والوں کو اس شبہ میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ اصل حواریوں کی تصانیف ہیں جو حقیقتاً اور واقعتاً صحیح ہیں۔

چھاپہ خانہ کی ایجاد پندرہویں صدی عیسوی سے قبل بائیبل مسودات کی شکل میں تھی۔ اور قلمی نسخوں میں اس "الہام الٰہی" یا کلام الٰہی کے صحیح طریقے سے محفوظ ہونے کا کوئی ثبوت نہیں اور یہ ایک مسودہ سے دوسرا مسودہ نقل کرنے والے انسانی ہاتھوں کی وجہ سے سہواً یا ارادتاً اصل تعلیم پیش کرنے سے عاری ہو چکی ہے اور اب کوئی پتہ نہیں کہ اس میں لکھی ہوئی کون سی بات صحیح یا غلط ہے عبرانی اور یونانی زبان سے ترجمہ کرنے والے انسانوں کے سہواً یا ارادتاً افکار و انداز بیان کے زیر اثر اصلی بائیبل مسودات سے موجودہ شکل میں پہنچتے پہنچتے بے شمار تحریف و تبدل کا شکار ہو چکی ہے۔

تحریف حضرت مفتی محمد صادق نے تحریف کی مثالیں یہ دی ہیں کہ ۱۹۰۰ء سے پہلے کی اناجیل میں یہ آیات نہیں لیکن اب ہیں۔

متی باب ۱۷	آیت ۲۱
۱۸	" ۱۱
متی باب ۲۳	آیت ۱۶
مرقس باب	" ۱۶
۹	۴۴، ۴۶
۱۱	۲۶
۱۵	۲۸
لوقا باب ۱۷	آیت ۳۹
۲۳	۱۷
یوحنا باب ۵	آیت ۴
رومیوں کا خط باب ۱۶	آیت ۲۴
یوحنا کا پہلا خط باب ۵	آیت ۷
اعمال باب ۵	آیت ۳۷
۱۵	۳۴
۲۴	۷
۲۸	۲۹

(باقی)

سب جہانوں کے رب کا دربار۔ نماز

مرتبہ:۔ مکرم چوہدری رشید الدین خالد صاحب B/۶۰۴ غلام محمد آباد کالونی فیصل آباد

● آسمانوں اور زمین اور سب جہانوں کے رب اور مالک کو ڈھونڈنے والی بے چین روحوں کے لئے یہ الفاظ ایک خوشخبری ہوا کرتے ہیں کہ خدا نے فرمایا کہ اگر میرے دربار میں حاضر ہو کر اپنی فریاد رسی چاہتے ہو تو نماز ہی میرا دربار ہے۔ آئیے ہم حضرت اقدس کے ان مبارک الفاظ کی طرف متوجہ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر اپنی حاجات مانگیں کہ وہ دردِ دل سے اٹھائے ہوئے ہاتھوں کو کبھی خالی نہیں لوٹایا کرتا حضور فرماتے ہیں کہ۔

"مفہوم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے سننے کے بعد نماز کی طرف توجہ کرو جس کی پابندی کے واسطے بار بار قرآن شریف میں تاکید کی گئی ہے لیکن ساتھ ہی اس کے یہ فرمایا گیا ہے کہ وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ویل ہے ان نمازیوں کے واسطے جو کہ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں سو سمجھنا چاہیئے کہ نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جدائی کے وقت درد اور رقت کیساتھ اپنے خدا کے حضور کرتا ہے کہ اس کو لقا اور وصال ہو کیونکہ جبتک خدا کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا اور جب تک وہ خود وصال عطا نہ کرے کوئی وصال کو حاصل نہیں کر سکتا طرح طرح کے طوق اور قسما قسم کے زنجیر انسان کی گردن میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ بہتیرا چاہتا ہے کہ یہ دور ہو جاویں پر وہ دور نہیں ہوتے۔ باوجود انسان کی خواہش کے کہ وہ پاک ہو جاوے نفس لوامہ کی لغزشیں ہو ہی جاتی ہیں گناہوں سے پاک کرنا خدا کا کام ہے اسکے سوائے کوئی طاقت نہیں جو زور کے ساتھ تمہیں پاک کر دے۔ پس پاک جذبات کے پیدا کرنیکے واسطے خدا تعالیٰ نے نماز رکھی ہے۔ نماز کیا ہے ایک دعا ہے جو درد سوزش اور حرقت کیساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تاکہ یہ بدخیالات اور بُرے ارادے دفع ہو جاویں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو صلوٰۃ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دعا صرف زبان سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ سوزش اور جلن اور حرقت کا ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ دعا کو قبول نہیں کرتا جب تک انسان حالتِ دعا میں ایک موت تک نہیں پہنچتا ..... نماز بڑے بھارے درجے کی دعا ہے مگر لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ مشکلات کے وقت وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور نماز میں دعا کرتے تھے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ خدا کے قریب لیجانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔ نماز کے اجزا اپنے اندر ادب خاکساری اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔ قیام میں نمازی دست بستہ کھڑا ہوتا ہے جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے طریقِ ادب سے کھڑا ہوتا ہے رکوع میں انسان انکساری کے ساتھ جھک جاتا ہے۔ سب سے بڑا انکسار سجدہ میں ہے جو بہت ہی عاجزی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۶-۸)

"میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند ہو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۶۳)

"نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۵۴)

"نماز کیا چیز ہے۔ نماز اصل میں رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اسوقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملیگی۔ اسوقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزہ آتا ہے۔ اسی طرح پر گریہ اور پکار کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی سے نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ: اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اسوقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلۂ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں" جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کریگا وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر کرے گی جو رقت پیدا کر دے گی"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱)

"نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے۔ اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اتر جاوے بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جسکو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کرے اسکی نماز ہی نہیں چاہیئے کہ اپنی نماز کو دعا سے، مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ اس پر وَیل ہو۔ نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷)

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔

نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کیلئے ملا تھا اسکو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گذار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

"نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے۔ نماز سے نکل کر دعا کرنے سے وہ اصل مطلب کہاں حل ہو سکتا ہے۔ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں جائے اور اس کو اپنا عرض حال کرنے کا موقعہ بھی ہو لیکن وہ اس وقت تو کچھ نہ کہے لیکن جب دربار سے باہر جاوے تو اپنی درخواست پیش کرے اس سے اُسے کیا فائدہ۔ ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہے جو نماز میں خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں نہیں مانگتے۔ تم کو جو دعائیں کرنی ہوں نماز میں کر لیا کرو اور پورے آداب دعا کو ملحوظ رکھو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع ہی میں دعا سکھائی ہے اور اس کے ساتھ ہی دعا کے آداب بھی بتا دیئے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دعا نماز ہی میں ہوتی ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۵۸)

"نماز اپنی زبان میں نہیں پڑھنی چاہیئے خدا تعالیٰ نے جس زبان میں قرآن شریف رکھا ہے اسکو نہیں چھوڑنا چاہیئے ہاں اپنی حاجتوں کو اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے سامنے بعد مسنون طریق اور اذکار کے ساتھ بیان کر سکتے ہیں مگر اصل زبان کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ عیسائیوں نے اصل زبان کو چھوڑ کر کیا پھل پایا کچھ بھی باقی نہ رہا"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۸)

"نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کیساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا یہ ہو کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو" (کشتی نوح صفحہ ۵۷)

"پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے نماز کا مزہ نہیں آتا جب تک حضور نہ ہو اور حضورِ قلب نہیں ہوتا ہے جب تک عاجزی نہ ہو عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آ جائے کہ کیا پڑھتا ہے اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ نماز کو اپنی زبان ہی میں پڑھو۔ نہیں۔ میرا یہ مطلب ہے کہ مسنون ادعیہ اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کر لیا کرو۔ ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے نماز دعا ہی کا نام ہے اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔ نیک انسان بنو اور ہر قسم کی بدی سے بچتے رہو"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۶)

"نماز بھی گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے سو تم ویسی نماز کی تلاش کرو اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو۔ نماز نعمتوں کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعہ سے آتے ہیں۔ سو! اس کو سنوار کر ادا کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۶)

"نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے نست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال ذلت اور فروتنی سے اُس کے آگے سجدہ میں گر جانا اس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے تو ایسا ہے اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔۔۔۔ خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف اسی کی یاد میں دل لگانے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنا چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا یہ تو دین ہرگز نہیں یہ سیرتِ کفار ہے۔۔۔۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اسکے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیا تھا ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا جب سے اُسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں دردِ دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے

نماز میں کیا ہوتا ہے یہی کہ عرض کرتا ہے التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی عرض کو اچھی طرح سنتا ہے پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے گزارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔ نمازی کا یہی حال ہے خدا کے آگے سر بسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کا جواب دیکر تسلی دیتا ہے بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے؟"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۵-۲۵۳)

"نماز اس وقت تک حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کرے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دیدینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز نماز ہے مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچے اخلاص و وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۰)

"نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بہت دعا کیا کرو۔ تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو۔ کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے چاہیئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کو نہ چھوڑے جب یہ حالت ہو گی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۶۷-۳۶۸)

"قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک اُن میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے نماز خوانخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھدی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر اُن کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے ایسے ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم میں ہے اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا لیکن جیسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے۔

مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷۱)

"جب کبھی ایسی حالت ہو کہ انس اور ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہیئے کہ تھک نہ جائے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گمشدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے توبہ استغفار بے ذوقی سے ترک نماز نہ کرے بلکہ نماز کی اور کثرت کرے جیسے ایک نشہ باز کو جب نشہ نہیں آتا تو وہ نشہ کو چھوڑ نہیں دیتا بلکہ جام پر جام پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ آخر اس کو لذت اور سرور آ جاتا ہے۔ پس جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو۔ اس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے اور تھکنا مناسب نہیں آخر اسی بے ذوقی میں ایک ذوق پیدا ہو جاوے گا۔ دیکھو پانی کے لئے کسقدر زمین کو کھودنا پڑتا ہے جو لوگ تھک جاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں جو تھکتے نہیں وہ آخر نکال ہی لیتے ہیں اس لئے اس ذوق کو حاصل کرنے کے لئے استغفار کثرت نماز و دعا مستعدی اور صبر کی ضرورت ہے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۳۲)

"ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو۔ اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو۔ بچو"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۳)

دعائیہ خطوط

قائدین کرام:۔

اس امر کی نگرانی کریں کہ تمام احمدی طلباء حضور اقدس کی خدمت میں دعائیہ خطوط التزام کیساتھ لکھتے ہیں۔

(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ

کیا آپ نے ناظم اطفال اور مربی اطفال کا تقرر کر کے مرکز کو اس کی اطلاع دے دی ہے؟
اگر نہیں تو فوراً تقرر فرما کر مرکز کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لائحہ عمل شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ ۱۹۸۱ء-۱۹۸۲ء

مشق نمبر ۱: ۔ ہر احمدی بہن کے لئے اپنی عمر کے مطابق قرآن کریم ناظرہ ۔ نماز باترجمہ اور قرآن کریم باترجمہ جاننا ضروری ہے ۔ نیز اُردو لکھنا پڑھنا سیکھنا لازمی ہے ۔ تمام صدریں اس امر کی انتہائی کوشش کریں کہ ان کے ہاں ایک بہن بھی ناخواندہ نہ رہے ۔ اور قرآن کریم باترجمہ سب کو آتا ہو ۔ یہ رپورٹ آنی چاہیے کہ دورانِ سال کتنی ممبران نے ترجمہ قرآن کریم سیکھا ہے ۔ دورانِ سال مسئلہ خاتم النبیین اجلاسوں میں ممبرات کو آسان الفاظ میں ذہن نشین کروایا جائے ۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتابوں سے اس مسئلہ کے بارہ میں وضاحت کے علاوہ مقامی مربی صاحب سے استفادہ حاصل کیا جاسکتا ہے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے "اہم ارشاد" کے بارہ میں اپنے بچوں سے ان کے سالانہ نتائج کے بارہ میں خطوط لکھوائے جائیں ۔ صدریں اس امر کی رپورٹ دیا کریں کہ اس سلسلہ میں انہوں نے کتنی کوشش کی ہے ۔

مشق نمبر ۲ (ا): دورانِ سال اجلاسوں میں مندرجہ ذیل کتب کو خاص طور پر پڑھا جائے اخبار الفضل ۔ لیکچر سیالکوٹ ۔ سبز اشتہار ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ مغرب ۱۹۸۰ء

(ب) انڈیکس تفسیر صغیر صفحہ نمبر ۱۰ ، ۱۱ میں بیان کئے گئے درج ذیل اخلاقِ حسنہ کو اجلاسوں میں قرآنِ کریم اور احادیث کی روشنی میں بیان کیا جائے ۔

صداقت ۔ شکر ۔ عفو ۔ عدل واحسان ، ایفائے عہد ۔ مہمان نوازی ۔ پاک دامنی غضِ بصر ۔ تعاون باہمی ۔

ج: ۔ لیکچر سیالکوٹ ۔ سبز اشتہار ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ مغرب ۱۹۸۰ء کا ممبرات انفرادی طور پر مطالعہ کریں ۔ صدریں اپنی رپورٹ میں اس امر کی اطلاع کریں کہ کتنی ممبرات نے مندرجہ بالا کتب کا انفرادی مطالعہ کیا ہے ۔

مشق نمبر ۳: ۔ فضل عمر درس القرآن کلاس جو ہر سال ربوہ میں منعقد ہوتی ہے ۔ اس میں ہر لجنہ کی نمائندگی لازمی ہے ۔ نیز تمام لجنات سال میں ایک مرتبہ ۱۵ روزہ تربیتی کلاس کا انتظام بھی ضرور کریں ۔ اس مقامی تربیتی کلاس میں امتحان لجنہ کے نصاب پڑھانے کے علاوہ جملہ تربیتی امور پر علماء کرام سے تقاریر کروائی جائیں ۔

مشق ۴: ۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے امتحان کے دو معیار مقرر ہیں ۔

معیار اوّل میں وہ ممبرات شامل ہوں جو بی ۔ اے اور ایم ۔ اے پاس ہوں یا ایم اے کی طالبات ہوں ۔ ان کے علاوہ باقی تمام ممبرات معیار دوم میں شامل ہیں صدریں اس بات کا خیال رکھیں کہ ہر ممبر مقررہ تعلیمی معیار کے مطابق امتحان میں شامل ہوں ۔

نصاب امتحان معیار اوّل

۱ ۔ قرآن کریم پارہ نمبر ۲ مع ترجمہ و تفسیری نوٹس ۔ ۲ ۔ نجات از حضرت مصلح موعود

۳ ۔ انڈیکس تفسیر صغیر صفحہ ۱۱ ، اخلاق کے نیچے دیئے گئے درج ذیل اخلاق کا مطالعہ آیاتِ قرآنیہ اور احادیث کی روشنی میں کیا جائے ۔

بخل ۔ بدگمانی ، لوگوں کے بُرے نام رکھنا ۔ تحقیر و تمسخر ، حسد ۔ فضول خرچی ۔ لغو باتیں بغیر علم کے کسی بات کا کرنا ۔ غیبت ۔ جھوٹ ۔ خیانت ۔ چوری ۔ مایوسی ۔ مداہنت ۔

نصاب امتحان معیار دوم

i ۔ قرآن کریم پارہ نمبر ۱۰ مع ترجمہ و تفسیری نوٹس از تفسیر صغیر ۔

ii ۔ لیکچر سیالکوٹ ۔ سبز اشتہار از حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ ۔

iii ۔ (ا) صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریق اس کی فضیلت اور اہمیت ۔

(ب) نماز جنازہ پڑھنے کا طریق اور اس کی اہمیت مع دعا ۔

(ج) نماز کسوف وخسوف کا مفہوم اور اس کے پڑھنے کا طریق ۔

نوٹ: ۔ دورانِ سال کسی وقت بھی صدریں مقامی طور پر ممبرات کا امتحان لیں جس کا نصاب نماز با ترجمہ مکمل ۔ عقائد جماعت احمدیہ پر مشتمل ہے ۔ نیز صدریں اس امتحان کی مرکز کو رپورٹ دیں کہ کتنی ممبرات نے امتحان دیا ۔ اور کتنی کامیاب ہوئیں ۔

"جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں"
(حضرت اقدس)

وضاحت

الفضل مورخہ ۲ جنوری ۱۹۸۲ء جس میں احمدیہ بکڈپو کی افتتاحی تقریب کی خبر شائع ہوئی ہے اس میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا نام غلطی سے شائع ہوگیا ہے وہ اس تقریب میں شامل نہیں تھے کیونکہ اس میں صرف مکموں اور جماعتی اداروں کے نمائندگان کو ہی بلایا گیا تھا ۔ اسی طرح مولانا ابو المنیر نورالحق صاحب بطور نمائندہ مخزن الکتب العلمیہ شامل تھے ۔ نیز مکرم منیر الدین صاحب بطور نمائندہ ڈنمارک شامل تھے ۔ احباب تصحیح فرمالیں ۔ (ادارہ)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-
"جس پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دیگا"

ناظم صاحب اطفال

کیا آپ نے اس ماہ کے دوران میں کم از کم دو اجلاسِ عام اور دو اجلاسِ عاملہ کروائے ہیں ؟
اور رپورٹ مرکز کو بھجوا دی ہے ؟ اگر نہیں تو فوراً عمل کر کے مرکز کو مطلع کریں ۔
(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرا منجھلا بیٹا عزیز راشد حسین عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور اس وقت مغربی جرمنی میں زیر علاج ہے عنقریب اپریشن ہونے والا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب فرمائے اور عزیز موصوف کو کامل و عاجل صحت سے نوازے ۔ آمین ۔
(محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ)

دُعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی میاں عبداللطیف صاحب (مکان نمبر ۱۲ رتن سٹریٹ ۱۹ بیرون جوبچہ صاحب دھرم پورہ لاہور ولد مولوی محمد علی صاحب دیکے از اصحاب حضرت اقدس) ۱۹ نومبر ۸۱ء کو صبح چار بجے بعمر ۷۴ سال وفات پاگئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم مکرم مولوی محمد تقی صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کے بھائی اور مکرم عبدالکریم صاحب مشیر اقتصادیات سٹیٹ بنک آف پاکستان کراچی اور مکرم عبدالحلیم صاحب جنرل مینیجر واہ فیکٹری مانسہرہ کے والد تھے ۔

۲۰ نومبر ۸۱ء کو سیدنا حضور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نمازِ جنازہ پڑھائی اور ساڑھے پانچ بجے شام بوجہ موسمی ہونے کے بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر ۱۱ میں تدفین عمل میں آئی ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔ (مبارک احمد آڈیٹر ملٹری رحمان پورہ لاہور)

۲ ۔ ہماری جماعت فضل آباد دیسہ مراڑہ ضلع خیرپور کے ایک معمر دوست مکرم عبدالرحمٰن صاحب ایک لمبی بیماری کے بعد گذشتہ ماہ رضائے الٰہی سے فوت ہوگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون نماز جنازہ مکرم مظفر حسین صاحب عباسی انسپکٹر بیت المال نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا کرائی ۔ احباب کرام مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمادیں ۔
(عبداللطیف صدر جماعت احمدیہ فضل آباد دیسہ مراڑہ ضلع خیرپور سندھ)

سونے اور چاندی کے حسین زیورات بنوانے کیلئے
البا سط جیولرز گولبازار ربوہ
فون :- ۶۱۴ رہائش :- ۴۱۶
پروپرائیٹر :- حاجی عبدالباسط ابن الحاج میاں عبدالسمیع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۸۵۵

میں محمودہ خانم بیوہ ملک محمد خورشید صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۹-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے وصول شدہ
۲۔ زیورات طلائی ۴ تولہ مالیتی آٹھ ہزار روپے۔
۳۔ سنگر سلائی مشین مالیتی ۸۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ تین صد پچھتر روپے ۳۷۵/- ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر (اگر کوئی ہوئی) حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ محمودہ خانم بیوہ ملک محمد خورشید مرحوم۔ لودھراں۔

گواہ شد:۔ چوہدری حفیظ احمد۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ وصیت ۱۹۳۷۱

گواہ شد:۔ ملک احمد الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ لودھراں۔

مسل نمبر ۲۴۸۵۶

میں برکت اللہ ولد میاں عبداللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ سابق مدرس مگر پنشن کوئی نہیں عمر ۷۶ سال بیعت ۱۹۲۲-۱۲-۲۸ ساکن حسن آباد ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۸-۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ مکان پختہ مالیتی ۳۰,۰۰۰/- روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ ۸۱-۹-۹ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ برکت اللہ ولد میاں عبداللہ صاحب معرفت بشارت احمد صاحب آپریٹر نیچرل گیس پاور سٹیشن پیراں غائب روڈ ملتان۔

گواہ شد:۔ نصر اللہ زاہد پسر موصی

گواہ شد:۔ ظفر اللہ شاہد پسر موصی

مسل نمبر ۲۴۸۵۷

میں قمر النساء زوجہ ماسٹر برکت اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ امور خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حسن آباد ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۹۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے وصول شدہ
۲۔ کانٹے اور انگوٹھی طلائی وزنی چھ ماشہ مالیتی ۱,۰۰۰/- روپے
۳۔ سلائی مشین مالیتی ۵۰۰/- روپے
۴۔ ترکہ از والد مرحوم ۳,۰۰۰/- روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے ۲۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر (اگر کوئی ہوئی) حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۸۱-۹-۹ سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ قمر النساء زوجہ ماسٹر برکت اللہ صاحب معرفت بشارت احمد آپریٹر نیچرل گیس پاور سٹیشن پیراں غائب روڈ ملتان۔

گواہ شد:۔ برکت اللہ ولد میاں عبداللہ صاحب خاوند موصیہ مسل ۲۴۸۵۶

گواہ شد:۔ نصر اللہ زاہد پسر موصیہ حسن آباد ضلع ملتان۔

مسل نمبر ۲۴۸۵۸

میں فتح بی بی بیوہ محمد رمضان صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن خوشاب ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۰-۹-۲۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر ۲۵/- روپے وصول شدہ
۲۔ مکان مشترکہ برقبہ ۴ مرلے واقع محلہ ہمت پورہ خوشاب ضلع سرگودھا جس میں دو کمرہ جات پختہ و خام اور ایک برآمدہ خام مع صحن مالیتی ۱۸,۰۰۰/- روپے جس میں میرا حصہ ۱/۶ ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۷۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ فتح بی بی بیوہ محمد رمضان صاحب خوشاب ضلع سرگودھا۔

گواہ شد:۔ رانا عطاء اللہ ولد رانا اللہ دین صاحب کوچہ احمدیہ خوشاب۔ ضلع سرگودھا

گواہ شد:۔ خان عبدالغفار خان ولد حافظ عبدالکریم صاحب وصیت ۱۸۹۴۰ خوشاب ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۴۸۵۹

میں مشتاق احمد ولد میاں سراج دین صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۸-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ مکان برقبہ ۵ مرلہ محلہ عزت خان وزیر آباد مالیتی ۶۵,۰۰۰/-
۲۔ دکان واقع مین بازار وزیر آباد ۲۵ مربع گز مالیتی ایک لاکھ روپے۔
۳۔ پلاٹ ۱۰ مرلے کا نصف واقع محلہ دارالیمن ربوہ ۵ مرلہ مالیتی دس ہزار روپے۔
۴۔ پلاٹ ایک کنال واقع موضع بھٹی کے وزیر آباد مالیتی ۲۵ ہزار روپے۔
۵۔ نقد و کریانہ اشیاء ۳۰ ہزار روپے۔ کل جائیداد ۲ لاکھ تیس ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار آمد بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ مشتاق احمد کریانہ مرچنٹ۔ مین بازار وزیر آباد۔ گوجرانوالہ۔

گواہ شد:۔ غلام احمد۔ امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد

وصیت نمبر ۱۰۳۸۲

گواہ شد:۔ عنایت اللہ۔ سیکرٹری امور عامہ

وصیت ۱۰۹۹۸

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"پیغمبر خدا جو ستر بار استغفار کرتے تھے حالانکہ ایک دفعہ کے استغفار سے گذشتہ گناہ معاف ہو سکتے تھے پس اس سے ثابت ہے کہ استغفار کے یہ معنی ہیں کہ خدا آئندہ ہر ایک غفلت اور گناہ کو دبائے رکھے۔ اس کا صدور بالکل نہ ہو۔"

(البدر ۱۹ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۶۹)

اس دنیا میں خدا کو دیکھنے سے بے نصیب قیامت کو بھی محروم ہی ہوگا۔ (ملفوظات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میئر آف نیروبی کی خدمت میں سواحیلی ترجمۃ القرآن کے تیسرے ایڈیشن کا تحفہ پیش کیا گیا

(مکرم جمیل الرحمان صاحب رفیق امیر و مشنری انچارج احمدیہ مشن کینیا)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۲/۱۰/۸۱ بروز جمعرات ایک ایسی تقریب پیدا ہوئی جس کی وجہ سے ایک خاص طبقہ میں تبلیغ حق کا موقعہ میسر آیا۔ نیز کینیا کے انگریزی و سواحیلی روزناموں میں اس کی اشاعت کی وجہ سے وسیع پیمانے پر دونوں زبانوں میں خوب پبلسٹی ہوئی۔

خاکسار مع جنرل سیکرٹری صاحب (مکرم محمد افضل بٹ صاحب) سیکرٹری تبلیغ مکرم قریشی عبدالمنان صاحب اور ایک دوست مکرم قریشی فضل الرحمان صاحب صبح ۱۰ بجے (مورخہ ۲۲ اکتوبر) میئر آف نیروبی کے دفتر میں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت سواحیلی ترجمۃ القرآن کے تیسرے ایڈیشن کا تحفہ دینے کیلئے گئے۔ اس موقعہ پر کینیا نیوز ایجنسی کے نمائندے بھی موجود تھے۔

میئر صاحب موصوف کی آمد سے قبل حاضرین احمدیت پر مختلف سوالات کرتے رہے جن کے بارہ میں ہمارے وفد میں سے مختلف احباب نے تسلی بخش تفصیلات مہیا کیں۔ ایک کونسلر نے پوچھا کہ ہم تو سنتے ہیں کہ عیسائی لوگ اللہ کو تین قرار دیتے ہیں مگر بہت کم ایسا موقعہ آیا ہے کہ میں نے کسی مسلمان کو عیسائی ہوتے دیکھا ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ خاکسار نے اختصار سے یہ بتایا کہ اگر پہلی جماعت کا کوئی طالبعلم ایک سال کے بعد دوسری جماعت میں جاتا ہے تو اس کو کوئی تعجب نہیں کرتا۔ لیکن اگر دوسری جماعت کے طالبعلم کو دو سال گذرنے کے بعد کوئی دوسری جماعت میں داخل کرے تو اس پر ضرور تعجب ہوگا۔ یہی حال عیسائیت اور اسلام کا ہے۔ ضرور تعجب حق کی تکمیل کا نام اسلام ہے۔ اس سے پہلے ادیان ترقی کے مختلف درجات تھے جن کا کمال اسلام میں ہو گیا۔ پھر خاکسار نے پیدائش باب ۱۸ والی پیشگوئی کا ذکر کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح بائبل کا پیرو اس پیشگوئی کی تفصیلات تسلیم کرتا ہے اور اسلام کے آنے پر یہ باتیں طبعی طور پر قبول ہوتی ہیں۔ اسی قسم کی مختلف باتوں پر گفتگو ہوتی رہی۔ مکرم میئر صاحب نے تشریف لا کر گفتگو کے بعد سب مقررہ صاحبوں کو تبرک پیش کئے اور دوستانہ رنگ میں گفتگو ہوتی رہی۔ مقررہ صاحب نے میئر صاحب کو جماعت کے تعلیمی رنگ کی طرف توجہ دلائی۔ میئر صاحب نے خاکسار کو مخاطب کر کے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے ایک سال کے عرصہ میں آتے ہوئے تین ماہ میں یہاں کی زبان سیکھی اور بعد میں سواحیلی زبان میں کئی تصنیفات شائع کیں اور اس بات پر فرحت اور تعجب کا اظہار کیا کہ خاکسار نے سواحیلی زبان میں کئی تصنیفات شائع کیں اور اس بات پر فرحت اور تعجب کا اظہار کیا کہ خاکسار غیر ملکی باشندہ ہونے کے سواحیلی زبان میں شعر کہتا ہے (خاکسار کی کئی سواحیلی نظمیں شائع ہو چکی ہیں) لہٰذا سواحیلی زبان میں آپ کے ان علمی کاموں کی قدردانی کے اظہار کے طور پر میں آپ کو اپنی اور تمام باشندگان شہر نیروبی کی طرف سے شہر نیروبی کا بڑا اعزاز CIVIC CREST پیش کرنا چاہتا ہوں۔

چنانچہ مکرم میئر صاحب موصوف نے پیک کیا ہوا کریسٹ (CREST) سب کے سامنے کھولا۔ مگر اس سے قبل کہ وہ یہ نشان پیش کرتے، خاکسار نے ان کی خدمت میں سواحیلی ترجمۃ القرآن کے تیسرے ایڈیشن کا ایک نسخہ پیش کیا جسے انہوں نے نہایت درجہ خوشی کے جذبات سے قبول کیا اور بہت ممنونیت کا اظہار کیا۔ خاکسار کے کہنے پر کہ

"مجھے امید ہے کہ آپ یہ کلام الٰہی بغور پڑھیں گے"

انہوں نے کہا کہ "ضرور"۔

اس کے بعد انہوں نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے کیلئے وہ CIVIC CREST پیش کیا جس کا بھرپور ذکر ہوا ہے بعدہٗ میئر صاحب گویا ہوئے۔

"میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہماری وزیٹرز بک میں اپنے دستخط ثبت کریں"

اس پر خاکسار نے دستخط کے ساتھ اپنے ریمارکس درج کئے۔

اس تقریب کے موقع پر چونکہ پریس کے نمائندے بھی موجود تھے۔ لہٰذا انہوں نے متعدد تصاویر بھی لیں۔ جن میں سے وہ تصویر جس میں خاکسار وزیٹرز بک پر دستخط کر رہا ہے اور میئر صاحب مع دیگر حاضرین پاس کھڑے ہیں یہاں کے سواحیلی اور انگریزی روزناموں میں شائع ہوئی۔ جس کے ساتھ بطور خبر درج تھا کہ جماعت احمدیہ کے امیر نے میئر صاحب موصوف کی خدمت میں سواحیلی ترجمۃ القرآن کا تحفہ پیش کیا ہے اور یہ کہ میئر صاحب نے سٹی آف نیروبی کی طرف سے CIVIC CREST پیش کیا ہے۔

میئر صاحب اور دیگر حاضرین کو یہ بھی بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ کے سب سے پہلے چیف مشنری برائے ایسٹ افریقہ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے سواحیلی ترجمۃ القرآن کا پہلا ایڈیشن نیروبی سے ہی طبع کرا کے ۱۹۵۳ء میں شائع کیا تھا۔ دوسرا ایڈیشن پاکستان میں طبع ہوا اور اب تیسرا ایڈیشن پھر مکرم شیخ صاحب موصوف (جو آجکل لندن میں مشن انچارج ہیں) کی زیر نگرانی لندن میں طبع ہو کر ہمیں موصول ہوا ہے۔

یہ تقریب بحمد اللہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی اور میئر موصوف دروازے تک مشایعت کیلئے آئے۔

تقریر خطاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

میں بڑا خوشگوار انقلاب پیدا کرتی ہے اور سب سے پہلی خوشکن تبدیلی جو پیدا ہو جاتی ہے یہ ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور آپ پر بے شمار درود بھیجنے والے بن جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے اپنے دورے کے دوران یہ تاثر لیا ہے کہ اگرچہ ہم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا درود بھیجنے والے ہیں لیکن ان کو تو اس وقت تک چین ہی نہیں پڑتا جب تک وہ آنحضورؐ پر درود نہ بھیج لیں۔ وہ اپنی گاڑیوں میں لاؤڈ سپیکر لگا کر بے دھڑک اور بے فکر ہو کر صلّ علیٰ نبینا صل علی محمد کا ورد کرتے پھرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس بابرکت طرز عمل کی وجہ سے وہاں کی جماعت بڑی برکتیں پا رہی ہے اور جو بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا ہوگا وہ بڑی برکتیں پائیگا اور بڑی خیر حاصل کرے گا۔

(باقی)

مسجد دارالذکر لاہور میں

جلسہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ۹ جنوری ۱۹۸۲ء کو صبح دس بجے مسجد دارالذکر میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے علاوہ دوسرے احباب بھی تقاریر فرمائیں گے۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے اذکار مقدس سے مستفیض ہوں

(ملک عبداللطیف شکوہی)
سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور

اعلان تعطیل

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۲ء بروز اتوار عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ادارہ الفضل کے دفاتر بند رہیں گے اور اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان

کے باتصویر، خوبصورت اور قیمتی مضامین پر مشتمل سالانہ نمبر شائع ہو گئے ہیں۔ "خالد" کے سالانہ نمبر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کے بارے میں خصوصی مضامین اور نظمیں شامل اشاعت ہیں

(مینیجر خالد و تشحیذ الاذہان)

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ چوک گھنٹہ گھر ○ ربوہ بالمقابل ایوان محمود

۷۱ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۱۵

شفتل اور برسیم سے ہونے والا

جانوروں کا اپھارہ

نیز سرکن۔ گل گھوٹو۔ منہ کھر۔ کنار۔ زہرباد۔ واہ ٹک۔ تھنوں کی سوزش۔ گلٹیاں۔ ناڑ۔ دودھ کی کمی وغیرہ کے کامیاب نسخوں کے لیے "کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ" حاصل کریں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور، کراچی

ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶ - ۶۰۷